اسی دن ہوشیارپور سے دلپت بھائی کے نام ایک تار آیا جس میں لکھا تھا۔

" Wire Shrī Anand Vijaya's health and whereabouts "

مطلب: "بذریعہ تار شری آنند وجے جی کی صحت اور پتہ سے اطلاع دو"
جوں ہی سیٹھ دلپت بھائی نے یہ تار لاکر آپ کو دیا۔ آپ فوراً تاڑ گئے اور کہنے لگے۔ کہ ضرور کسی نہ کسی نے ہمارے فوت ہو جانے کی افواہ پنجاب میں اڑائی ہو گی۔ (تار بھیجنے کی یہی وجہ سمجھ میں آتی ہے) اسی دن ڈاک میں مالیر کوٹلہ سے اردو میں لکھا ہوا ایک کارڈ موصول ہوا۔ مگر وہاں اس خط کا پڑھنے والا دستیاب نہ ہوتا تھا۔ بڑی مشکل سے ایک ملّا کو خط پڑھنے کیلئے تلاش کیا۔ وہ اکڑ گیا۔ اور کارڈ پڑھ کر سنانے کا ایک روپیہ طلب کیا۔ جلدی کے باعث سیٹھ لوگوں نے مشکل سے اُسے بارہ آنے پر رضامند کیا۔ خط میں لکھا تھا کہ مالیر کوٹلہ میں گورو شری آنند وجے جی کے سورگ باش ہونے کی خبر سنی گئی ہے مگر شری سنگ کو اس بات کا یقین نہیں آیا۔ لہٰذا درخواست ہے کہ بواپسی ڈاک خیر و عافیت کی اطلاع سے مشکور فرماویں۔ سیٹھ دلپت بھائی نے ہر دو جگہوں پر مہاراج صاحب کی راضی خوشی کی خبر بذریعہ تار روانہ کر دی۔

احمد آباد سے روانہ ہو کر آپ معہ چوبیس سادھوؤں کے چترماس کے لئے پالی تانہ تشریف لائے۔ آپ کی آمد سے پیشتر ہی ۵۰۰ کے قریب شراوک شراوکائیں تھے پر چترماس کرنے کیلئے پہنچے تھے ان میں سورت نواسی سیٹھ کلیان بھائی ستنکرداس بھڑوچ نواسی

سیٹھ انوپ چند ملوک چند اور بڑودہ نواسی جوہری گوکل بھائی ونبھ داس ضلع خاندیش بائے گام دھولیا نواسی سیٹھ سکھارام ولبھ داس کھمبات سے سیٹھ پوپٹ بھائی امر چند وغیرہ اور بہت سے شہروں اور گاؤں سے برگزیدہ جین شامل تھے۔ اُنھوں نے آپکے استقبال کے لئے زبردست تیاریاں کی تھیں۔ چونکہ اِس جگہ جتی اور پوج لوگ کسی سادھو کا جلوس نہ نکلنے دیتے تھے۔ اِس لئے وہ آپکے استقبال کی شاندار تیاریاں دیکھ کر فساد کے لئے آمادہ ہو گئے۔ مگر سیٹھ پریما بھائی نے احمد آباد سے ایک تار ٹھاکر صاحب کو دیا۔ کہ ہمارے سرتاج گورو آنند وجے جی یہاں تشریف لا رہے ہیں۔ جلوس کے راستہ میں کسی قسم کی مزاحمت نہ ہونی چاہیئے۔ لہٰذا مفسدوں کا بندوبست فی الفور کیا جائے۔ چنانچہ ٹھاکر صاحب نے تمام شہر میں مشتہر کرا دیا کہ اگر کوئی شخص جلوس کے راستہ میں ذرا سی بھی رکاوٹ ڈالے گا۔ اُسے سزا دیجاوے گی۔ جونہی آپ کو پتہ لگا کہ پوج لوگ فتنہ برپا کرنے کو تیار ہیں۔ آپ نے منتظمانِ جلوس کو بلا کر کہا۔ کہ ہمیں جلوس کی کچھ ضرورت نہیں۔ ہم نہیں چاہتے کہ ہماری وجہ سے کسیکو دُکھ ہو یا سزا ملے اِس لئے جلوس نکالنے کا خیال مسدود کر دو۔ مگر شراوکان نے جلوس نہ نکالنا اپنی کمزوری خیال کیا اور وہ جلوس نکالکر اپنے قدیم حق کو آئندہ کے لئے قایم کرنا چاہتے تھے ناچار آپ کو ماننا ہی پڑا اور تزک شان سے جلوس نکلا۔ جب جلوس آدیشور بھگوان کے مندر کے قریب شہر کے وسط حصہ میں پہنچا۔ تو وہاں معلوم ہوا کہ چند ایک جتی راجہ

مان سنگھ کے حکم کے خلاف لڑائی کو تیار ہیں - اُن میں سے چند ایک
بلند آواز سے کہہ رہے تھے کہ آنند وجے جی کو مزا چکھانے آئے ہیں۔ مندر
کے سامنے مر جائیں گے یا مار دیں گے - جب وہ سمجھانے سے باز نہ
آئے - تو اُنھیں گرفتار کر لیا گیا - آپ شری آدیشور بھگوان جی کے
مندر میں درشن کرتے ہوئے نرسی کنشو جی کی دھرم شالہ میں فروکش
ہوئے - تھانہ دار جینیوں کو گرفتار کر کے آپ کے پاس لایا اور پوچھنے
لگا - کہ انھیں کیا سزائیں دی جائیں - آپ نے جواب دیا - "معاف
کر دو" آپ کے ارشاد فرماتے ہی تھانیدار نے اُن کو چھوڑ دیا -

جن اصحاب نے آپ کے ہمراہ شترونجے تیرتھ پر چترماس کیا
اُن میں سے اکثر بال ورزا اوردھاربک واقفیت کے لحاظ سے جین
سماج کے برگزیدہ شخصیتوں میں سے تھے - اُنھیں آپ کے متبرک
قدموں میں رہ کر تتو گیان سے واقفیت اور اپنے چارتر کو اعلیٰ بنانے
کا شوق تھا - دن رات دھرم دھیان کی مجلس گرم رہتی تھی - شاستر
سے واقف کار شراوکوں کے سوالات لگاتار ہوتے رہتے تھے -
اور آپ سوچ وچار کر معقول جواب دیتے تھے - جنھیں سنکر حاضرین
مسرور ہوتے تھے

آپ صرف علمی شوق کی طرف ہی متوجہ نہ تھے بلکہ ساتھ
ساتھ شراوکوں کے آچار (کیریکٹر) کی طرف بھی راغب تھے -
آپ اُن کے سچے خیر خواہ تھے اور شری شتروںجے جیسے متبرک
تیرتھ پر عملی زندگی بسر کرنے کا اپدیش دیتے تھے - اِس لئے شروع
کے ویاکھیانوں میں ہر ایک کی واقفیت کے لئے آپ تیرتھ کی خوبیاں
اور تیرتھ پر کرنے لایق کام واضح طور سے بیان کرتے تھے - اُن اپدیشوں کا
اخلاقی اثر بہت اچھا ہوا - اور تیرتھ پر آئے ہوئے مرد وزن نے
برہمچریہ برت کا نیم لیا - جھوٹ کو ترک کر کے سچ بولنے کا اقرار
کیا - جیودیا اور سیوا بھگتی روزمرہ کا وطیرہ بن گیا - رات دن
دھرم دھیان میں گذرتا تھا - دنیادی دھندوں اور بیوپاری مکروفریب

کی بجائے آپ کی خدمت اور تیرتھ جاترا کی تھا کا موقعہ میسر ہوا۔ اور کرموں کی تپائی ہوئی آتما کو تپ جپ سے شانتی نصیب ہوئی۔

آپ کا فرمان تھا کہ ہر ایک جینی کو کم از کم ایک دفعہ ضرور شری شترنجے تیرتھ کی جاترا کرنی چاہیئے۔ آپ سے کسی نے سوال کیا۔ کہ تیرتھ کسے کہتے ہیں اور اس سے کیا فائدہ ہے۔ آپ نے جواب دیا کہ تیرتھ وہ ہے۔ جسے ترتھنکر دیو نے قایم کیا ہو۔ تیرتھ وہ ذریعے ہے جس کے سہارے انسان دنیا وی سمندر تیر کر عالم جاودانی تک صحیح سلامت پہنچ جاتا ہے۔ تیرتھ دو قسم کے ہوتے ہیں۔ اوّل جنگم تیرتھ جسے بھاؤ تیرتھ بھی کہتے ہیں۔ مثلاً سادھو سادھوی۔

دویم دربیہ تیرتھ جسے ستھاور تیرتھ بھی کہتے ہیں یہ وہ متبرک مقام ہیں۔ جو پاکیزہ ہستیوں کی زندگیوں سے وابستہ ہیں۔ جہاں پر بلند ترین شخصیتوں نے گیان دھیان اور تپ سے اپنی آتما کا کلیان کیا۔ اور اُن اوصاف حمیدہ کی بدولت اعلیٰ روایات سے سرزمین کو سرفراز کیا۔ جنگم تیرتھ محتاج بیان نہیں مہاپرشوں کی شخصیت میں قدرتی کشش ہوتی ہے وہ دنیا میں ایک مشعل کی مانند ہیں۔ جس سے تاریکی دور ہو کر روشنی نمودار ہوتی ہے۔ اُن کی سیوا بھگتی کرنے والا انسان اُن کے گُنوں سے مزین ہو کر درجہ بلند حاصل کر سکتا ہے۔ یہ مقامات مہاپرشوں سے وابستہ ہونے کی وجہ سے ممتاز سمجھے جاتے ہیں۔ انسانی زندگی میں خیالات کی وابستگی (Association of ideas) کا اصول خوب کام کرتا ہے۔ کسی مشہور تواریخی مقام پر جاؤ۔ قدیم

بزرگوں کے شاندار واقعات ضرور آنکھوں کے سامنے پھر جائیں گے۔ کسی قلعہ یا میدان کے راز کو دیکھو وہاں کی داستان سننے کا شوق خود بخود ہوگا تیرتھ مقام بھی تواریخی وقعت رکھتے ہیں۔ وہاں جاکر مہاپرشوں کے کارہائے نمایاں اُن کے جپ تپ اور گیان دھیان کی داستان یاد آجاتی ہے۔ اور اُن کے نقش قدم چل کر سچی شانتی اور آنند حاصل کرنے کا جذبہ قدرتی طور سے دل میں پیدا ہوتا ہے۔ خیالات کی وابستگی کے علاوہ تیرتھ مقام دھارمک جدوجہد کے مرکز بن جاتے ہیں۔ جہاں پر نیک سیرت مہاتما دھرم سادھن کے لئے اکثر آتے جاتے رہتے ہیں۔ ایسی جگہ مادہ پرستی کی بجائے روحانیت کا کرّہ ہوائی نظر آتا ہے۔ مہاتماؤں کا طرز اپدیش اور طریقہ زندگی دیکھ کر معمولی انسان کے دل میں بھی تقلید کی اُمنگ پیدا ہوتی ہے علاوہ ازیں انسان جب خانگی کاروبار سے فرصت پاکر تیرتھ جاترا کا قصد کرتا ہے۔ تب اُس کا دل آتما کی بہتری کی جانب رجوع ہوتا ہے۔ گرہستی دھرم کرم کے لئے زیادہ وقت صرف نہیں کر سکتا۔ مگر تیرتھ پر گئے ہوئے شخص کے لئے دن رات دھرم کا ہی کام ہے وہ مہاتماؤں کے دھرم اُپدیش سے مستفید ہو سکتا ہے۔ اور مہاپرشوں کے اعلیٰ کام پر غور کر کے اُن کی زندگی کے نچوڑ کو دل میں جاگزین کر سکتا ہے۔ نیک آدمیوں کی صحبت میسّر ہونے سے طبیعت نیکی کی طرف مبذول ہوتی ہے۔

شری شترنجے جیسا عظیم تیرتھ اور شری آنند وجے جیسا قابل گور دستھاور اور جنگم تیرتھ کا ایک ہی جگہ پر ملاپ شرادکان

کی خوش نصیبی تھی۔ ستھاور تیرتھ (Passive) ذریعہ
ہے۔ جنگم تیرتھ (Active) ذریعہ ہے۔ جنگم کی ستھاور سے
ہی فضیلت ہے۔ آپ لوگوں کو تیرتھ کی عظمت کا حال سنا کر وہاں
عملی زندگی بسر کرنے کا اُپدیش دیتے تھے۔ آپ کے فرمان کے مطابق
چترماس کرنے والے شراوکان نے مندرجہ ذیل نیموں کو اختیار
کیا (۱) برہمچاری یعنی برہمچریہ برت پالن کرنا۔ (۲) ایکل آہاری یعنی دن
رات میں ایک دفعہ کھانا۔ (۳) پادچاری یعنی پیدل چلنا (۴) بھومی
سنتھاری یعنی زمین پر سونا (۵) سچت پرہاری یعنی نردوش کھانا (۶)
گورو سنگ چارنی یعنی گورو کی سنگت رکھنا۔ آپ کہتے تھے۔ کہ
تیرتھ یاترا ترنے کا ذریعہ تب ہی ہو سکتا ہے۔ جب وہاں جا کر
دھرم سادھن کیا جائے۔ وہ شخص جو متبرک مقاموں پر جا کر
بھی کرودھ۔ مان۔ مایا اور لوبھ چار انسانی دشمنوں کو قابو میں نہیں
رکھتے۔ راگ اور دویش کرتے ہیں وہ کڑوی تومڑی کی مانند ہیں اندرونی
صفائی اور نیکوں کی صحبت کے بغیر خواہ وہ کتنا ہی تیرتھوں پر کیوں
نہ گھوم آئیں اُن کا کلیان نہیں ہو سکتا۔ آپ کی سرکردگی میں
سادھوؤں اور شراوکوں نے خوب تپ جپ کیا۔ اور چترماس
میں خوب آنند منگلاچرن رہا۔ تپسیا اور دان میں بھی کوئی کسر
باقی نہ رہی تھی۔

شراوکان کی حسب خواہش آپ ہر روز صبح شری بھگوتی
سوتر کا ویاکھیان سناتے تھے۔ پالی تانہ شہر کے سینکڑوں
شراوک شراوکا ویاکھیان کا خط اٹھاتے تھے۔ تعداد روز بروز

بڑھتی ہوئی ہزاروں تک پہنچ گئی۔ دھرم شالہ میں جگہ کی قلت کے
باعث سامعین کا بیٹھنا دشوار ہو گیا۔ ناچار سیٹھ صاحبان نے نرسی
کیشو جی مالک دھرم شالہ سے اجازت منگوا کر درمیان کی دیواریں
نکلوا دیں اور صحن کو فراخ کر دیا۔ بھگوتی سوتر نہایت مشکل اور دقیق فلسفہ
سے بھرپور ہے مگر آپ کی فصیح تشریح سے سننے والوں کے
ذہن نشین ہو گیا۔ آپ کا روزمرہ کا دیا کھیان اس قدر موثر اور
دلچسپ تھا۔ کہ وہ لوگ جو جتیوں کے بہکانے سے اس بات کا حلف
اٹھا چکے تھے کہ آپ کا کبھی درشن نہ کریں گے۔ وہ بھی آہستہ
آہستہ دیا کھیان سننے کے لئے آنے لگے۔ ایک روز ایک
تُند مزاج ہٹا کٹا یتی ہاتھ میں موٹا ڈنڈا لئے ہوئے دیا کھیان
کے دوران میں دھرم شالہ میں گھس آیا اور شور مچانا شروع
کیا۔ شراوکان نے منع کیا مگر وہ باز نہ آیا۔ اور گالیاں بکنے
لگا۔ اس پر شراوکان کو غصہ آگیا اور چند ایک نے اس یتی
کو پکڑ لیا۔ وہ اُسے زدوکوب کرنا چاہتے تھے۔ مگر آپ نے منع کر دیا
اور شراوکان سے کہا۔ کہ اس بیچارے کا کچھ قصور نہیں ہے۔ اگر یہ غصہ
کا شکار رہے تو آپ کو اسے شانتی سے ٹھنڈا کرنا چاہیئے۔

ایک دن سیٹھ پوپٹ بھائی امر چند جی کھمبات نواسی نے
عرض کی کہ مہاراج ہم تیرتھ پر آئے ہوئے ہیں۔ آپ کے فرمان کے
مطابق تیل برت اختیار کیا ہے تپسیا بھی شکتی انوسار کرتے ہیں۔ تیرتھ
ستھان پر آپ کی سیوا میں ہم لوگوں کی بھاونا بھی حتی الوسع درست
رہتی ہے ابھی تک ہمارے ہاتھ سے دان نہیں ہوا ہے۔ آپ کرپا کر کے

ہمیں سُپاتر دان میں خرچ کرنے کا طریقہ بتا دیں۔ آپ نے فرمایا کہ دان کرنے میں دھن صرف ہوتا ہے۔ اور دھن ایسی چیز ہے۔ جو گرہستھیوں کو بہت پیاری ہے۔ دان کی طرف آپ کا خود بخود دھیان ہونا چاہئے۔ کیونکہ دان، شیل، تپ اور بھاونا یہ ذرائع موکش حاصل کرنے کے ہیں۔ سیٹھ پوپٹ بھائی نے جواب دیا۔ گرُودیو آپ کا کہنا سچ ہے گرہستھوں کو دھن پیارا ہے مگر دھرم اُس سے بھی پیارا ہے۔ آپ مہربانی کر کے ہمیں سُپاتر دان کا طریقہ بتا دیں۔

چنانچہ ویاکھیان میں آپ نے سُپاتر دان کی تعریف جس طرح جین شاستروں میں درج ہے۔ لوگوں کو سنائی۔ آپ نے فرمایا کہ دانی پرُش کا درجہ بہت بڑا ہے۔ داتا کے طفیل سے ہی سادھو سادھوی کے سنجم کا نرواہ ہوتا ہے۔ جن مندر اور گیان مندر کے قایم رکھنے کے لئے دانی اصحاب کی ضرورت ہے۔ شاستر کاروں نے دان کا پھل موکش لکھا ہے۔ دنیا بھر میں دھرم شالائیں کنوئیں تالاب۔ پنجرہ پول سدا برت۔ ہنر شالا۔ گئو شالا۔ پاٹ شالا وغیرہ پراُوپکار کی سنستھائیں محض دانی لوگوں کی مہربانی کا نتیجہ ہیں۔ شاستروں نے دان کی پانچ اقسام بیان کی ہیں۔ اوّل۔ ابھے دان یعنی کسی کے ڈر کو دور کرنا۔ اگر کوئی جیو مر رہا ہو۔ تو اُس کی زندگی بچانے میں مدد دینا۔ دویم۔ سُپاتر دان سادھو سادھوی شراوک شراوکا دیو مندر دیو پرتمان اور گیان کے لئے دان دینا سُپاتر دان کہلاتا ہے۔ سویم۔ انوکمپا دان۔ رحم کی نظر سے کسی کو اُس کی ضرورت کے مطابق دینا۔ انوکمپا دان کہلاتا ہے۔

بسر کرنا پسند کیا وہ دھرم کے پریمی تھے۔ اُنھیں شاستروں
سے واقفیت حاصل کرنے کی لو لگی تھی۔ وہ دن رات آپ کی سیوا
میں رہ کر تو گیان حاصل کرنے میں ہی اپنا جنم سپھل سمجھتے تھے۔
سیٹھ انوپ چند ملوک چند۔ گوکل بھائی دُلیب داس وغیرہ
خاص طور سے اپنی واقفیت بڑھاتے رہے۔ باوجود چند مصروفیتوں
کے آپ نے پانی تانہ کے چترماس میں اشٹ پرکاری پوجہ
تصنیف کی۔

چترماس ختم ہو گیا۔ پورنماشی کا جلسہ آپہنچا۔ یوں تو ہر سال
سینکڑوں مرد وزن اس جلسہ میں شریک ہوتے تھے۔ مگر بکرم
سمت ۱۹۴۳ کا جلسہ خاص شہرت رکھتا تھا۔ آپ کی شخصیت
کاٹھیاواڑ گجرات میں مسلّمہ تھی۔ امسال ہزاروں کی تعداد میں مرد و
زن اس جلسہ میں شریک ہونے کے لئے جوق در جوق آئے۔ پنجاب
مارواڑ۔ کچھ۔ کاٹھیاواڑ۔ گجرات۔ بنگال وغیرہ صوبوں سے
تقریباً ۳۵ ہزار جاتری جمع ہو گئے۔ اس قدر گراں اجتماع اس سے
پہلے سینکڑوں برسوں میں نہ ہوا ہوگا۔ لوگوں کی رہائش کے لئے
خاطر خواہ بندوبست بھی نہ تھا۔ بہت سے لوگوں نے میدان میں
خیمے ڈالے تھے۔ نرسی کیشو جی کی دھرم شالا میں ہر وقت میلہ
لگا رہتا تھا۔ پورنماشی کے روز آپ نے معہ چیلوں کے ہزاروں
شراوکوں کے ہجوم کے ساتھ شری شترنجے تیرتھ کی یاترا کا
حظ اٹھایا۔ پہاڑی کے راستہ پر نیچے سے اوپر تک آدمی ہی
آدمی نظر آتے تھے۔ جاترا کے شوق میں ایک دوسرے سے

آگے بڑھ کر مندروں میں پہلے پہنچنا چاہتا تھا دھکّم دھکّا کی روک تھام کے لیے پنجابی جینیوں نے سادھوؤں کے گرد ایک حلقہ بنا دیا۔ اور پُرزور جے کارے بولتے ہوئے خوش خوش پہاڑ پر چڑھتے گئے۔ اِس طرح حلقے کا بنانا اور نعروں کا لگانا ایک پُر جوش نظارہ تھا۔ جس نے گجراتیوں کے دلوں میں پنجابیوں کی گورو بھگتی کا جذبہ نقش کر دیا۔ کئی ایک لوگوں نے برت بیلے اور تیلے کی تپسیا کے ساتھ جاترا کی۔ آپ نے بھی اُن ایام میں معرکہ کے دھرم اُپدیش حاضرین کو سنائے۔ جو سامعین کے دلوں پر نقش ہو گئے۔

پورن ماشی کے جلسہ کے موقع پر خود بخود شراوکوں کے دل میں خیال پیدا ہوا۔ کہ آپ کو شری سنگ کی طرف سے آچاریہ پد دینا چاہئیے۔ جوں ہی اِس خیال کو ظاہر کیا گیا۔ شہر شہر اور دیش دیش سے آئے ہوئے لوگوں نے اِس امر کی تائید کی۔ اُس وقت آپ سے بہتر آچاریہ پد کے لائق اور کوئی نہ تھا۔ مگھر شدی اکیم کے روز برگزیدہ شراوکان نے ایک میٹنگ منعقد کی جس میں پنجاب۔ مارواڑ۔ کاٹھیاواڑ۔ گجرات وغیرہ دیشوں سے آئے ہوئے چوٹی کے اصحاب شریک تھے اُن سب نے اتفاق رائے سے طے کیا کہ آپ سے درخواست کی جائے کہ آپ شترنجے کے پوتر مقام پر شری سنگ کی طرف سے پیشکردہ آچاریہ پد کو قبول کر کے شری سنگ کو عزت بخشیں اِس امر کے لئے آپ سے درخواست کرنے کے لئے دیش دیش کے چند

برگزیدہ اصحاب مقرّر کردیئے گئے۔ اُن میں کلکتہ کے مشہور جوہری
رائے بہادر سیٹھ بدری داس جی بھی شامل تھے۔ جب آپ کی سیوا
میں آچاریہ پد اختیار کرنے کے لئے درخواست کی گئی آپ نے
قطعی انکار کردیا۔ لوگوں کے بار بار مجبور کرنے پر آپ نے فرمایا
کہ میرے سے دکھشا میں بڑے میرے گورو بھائی موجود ہیں۔ یہ
زیب نہیں دیتا کہ میں اپنے آپ کو ان سے بڑا بناؤں۔ مزید برآں
آچاریہ پد دینے کے لئے نسکل شری سنگ جس میں سادھو
سادھوی اور شراوک شراوکا شامل ہیں۔ سمرتھ ہے۔ اِسجگہ
پر سو دو سو شہروں سے اکٹھے ہوئے پچیس تیس ہزار جاتریوں کو کیا
اختیار ہے کہ وہ مجھے جین آچاریہ کی گراں بہا پدوی پیش کریں انکار
کرتے وقت آپ نے خاص زور اِس بات پر دیا کہ وہ اپنے آپ
کو آچاریہ پدوی کے لائق نہیں سمجھتے اور ذاتی طور پر اِس قدر ذمہ
واری کا بوجھ برداشت کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ اُسی وقت
آپ کو آچاریہ پد دینے کی تجویز کی اطلاع نزدیک و دور دی گئی۔
جگہ جگہ سے فوراً جواب موصول ہوئے کہ آپ اِس پد کے لئے نہایت
موزوں ہیں۔ لوگوں کو تجویز سنکر دلی خوشی حاصل ہوئی ہے آچاریہ
پد ضرور دیا جائے مگسر شدی چوتھ کے روز بے شمار خطوط اور
تار جمع ہوگئے اور سینکڑوں مرد و زن خود پالی تانہ میں چلے آئے
تاکہ تجویز کو عملی جامہ پہنایا جا سکے۔

اگرچہ آپ کو یہ اچھی طرح ثابت کردیا گیا تھا۔ کہ اُن کے آچاریہ
بننے سے شری سنگ کے فرد بشر کو دلی خوشی حاصل ہے۔ اور

ایک بھی شخص ناراض نہیں ہے۔ پھر بھی آپ اپنے خیال میں اڑے ہوئے تھے۔ اور اپنے بھگتوں کو اس خیال سے باز رکھنے کی کوشش کرتے تھے۔ وہ بھی بضد تھے کہ پدوی ضرور دی جاوے گی۔

آپ سے متواتر درخواستیں کی گئیں مگر زبان مبارک سے ہاں نہ نکلی نہایت غور و فکر کے بعد شراوکان سعادت نشان نے آپ سے ایک ایسی دلیل پیش کی جس کا جواب آپ کچھ بھی نہ دے سکے۔

سترھویں صدی عیسوی کے اخیر میں جین جتی اپنی علمیت اور قابلیت کی وجہ سے سادھوؤں پر غالب آگئے۔ آہستہ آہستہ جتیوں نے جین سماج میں اپنا رسوخ جما لیا اور وہ اپنے آپ کو افضل ترین اور جین دھرمیوں کے پوجیہ مشتہر کرنے لگے۔ کم علمی اور بے سمجھی کے باعث عام لوگ اِس طرف رجوع ہو گئے۔ جتیوں نے اِس قدر زور پکڑا کہ وہ کسی بھی سادھو کی آچاریہ پدوی نہ ہونے دیتے تھے۔ وہ علانیہ کہتے تھے۔ کہ دھارمک میدان میں جینیوں کے سرتاج ہم ہیں۔ نہ کہ سادھو۔ جین اتیہاس سے ثابت ہے کہ شری وجے سنگھ سوری جو بھگوان مہاویر سوامی جی کے پیچھے اٹھاونویں پٹ پر ہوئے۔ اُن کے بعد ہندوستان بھر میں کسی سادھو کو آچاریہ پد حاصل نہیں ہوا۔ شری وجے سوری جی کے بعد بہترویں پٹ تک نہ ہی سب سے بڑی پدوی جو کسی عالم اور عامل سادھو نے حاصل کی وہ گنی پدوی تھی چنانچہ

شری ست نبجے جی اور جشیودجی جو علمیت کے لحاظ سے شہرۂ آفاق ہوئے ہیں وہ بھی صرف گنی پدوی سے مزین تھے الغرض جین آچاریہ کا پد جو صرف پنچ مہابرت دھاری سادھومنی راج ہی حاصل کر سکتا ہے۔ وہ سادھو سمودائے (جماعت) کے ہاتھ سے چھن چکا تھا۔ اور جتی لوگ جنہوں نے اپنے پاس زر اور زمین رکھنا شروع کر دیا تھا۔ وہ اپنے آپ کو جینیوں کے تاجور دینی رہنما مشہور کرتے تھے۔ اِسی لئے جب کبھی کسی قابلیت رکھنے والے سادھو کو آچاریہ پدوی پیش کی جاتی تھی جتی لوگ سخت رکاوٹ ڈالتے تھے۔

دوراندیش شراوکان نے آخر عاجز آکر مؤدبانہ درخواست کی کہ آپ آچاریہ پد لینے سے ہرگز انکار نہ کریں کیونکہ اِس میں کل شری سنگھ کی بالعموم اور پنچ مہابرت دھاری سچے جین سادھوؤں کی بالخصوص ہتک ہے۔ جتی لوگوں نے شور مچانا شروع کر دیا تھا اور وہ اِس بات کا چیلنج دے رہے تھے۔ کہ ہم دیکھیں گے کہ کونسا سادھو آچاریہ پد اختیار کرنے کی ہمت کرتا ہے اور کون سے شراوک اُسے ایسا آچاریہ تسلیم کرتے ہیں۔ وہ مرنے مارنے کو تیار تھے اور دھمکیاں دے رہے تھے اگر ایسی حالت میں بھی انکار ہی ہوتا تو عوام الناس بھی سمجھتے کہ آپ ڈرتے ہیں۔ اور آپ کے پیراؤں کی کچھ بھی طاقت نہیں ہے۔ اِن حالات میں کل شری سنگھ کی عزت اور رعب قایم رکھنے کے لئے اور سادھو سمودائے کے کھوئے ہوئے حق کو بحال کرنے کیلئے آپ نے حالات کو

مدِ نظر رکھ کر یہاں لکھ دی۔
اُسی وقت سوال پیدا ہوا کہ آچاریہ پدوی کے ساتھ اوپادھیائے اور پرورتک پدویاں آپ کے بہترین چیلوں کو دی جاویں۔ جوں ہی آپ کے کان میں یہ آواز پڑی آپ نے فوراً برگزیدہ اصحاب کو جو تمام کام کے روح رواں تھے اپنے پاس بلایا اور انھیں سخت سُست کہا اور انھیں جتلایا کہ میں آچاریہ پدوی لینے کا خواہشمند نہیں ہوں۔ ایک جین آچاریہ اور اوپادھیائے کی ذمہ واریاں اِس قدر اہم اور کٹھن ہیں۔ کہ اُن کا سرانجام دینا سخت محنت ریاضت۔ لیاقت۔ اور ہمّت کا کام ہے۔ حالات سے متاثر ہو کر میں نے اِس بارِ گراں کو سر پر اٹھانے کا حوصلہ کیا ہے۔ میں بلا امتیاز پدویاں دیئے جانے کے حق میں نہیں ہوں۔ میرے کئی چیلے برابر کی لیاقت کے ہیں۔ میں اِن سب کو علم اور عمل کے لحاظ سے یکساں سمجھتا ہوں۔ آپ ایک دو کو پدویاں دے کر باقیوں کے دل میں رشک پیدا کرنا چاہتے ہیں یاد رکھو اگر آپ بلا سوچے سمجھے اور شری سنگھ کے ہر فرد و بشر کی صحیح رائے کا اندازہ لگائے بغیر کسی کو پدوی دو گے تو آپس میں نفاق کا بیج بونے کا موجب ہو گے۔ شراوکان آپ کی دور اندیشی کے قائل ہو گئے اور آچاریہ پدوی کے علاوہ دیگر پدویاں دینے کا خیال ترک کر دیا۔
بکرم سمت ۱۹۴۳ مگھر بدی تیجی کا دن موجودہ جین تواریخ میں خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اِس مبارک روز آپ کو شری سنگھ نے نہایت دھوم دھام اور جاہ و جلال کے ساتھ آچاریہ پد دیا۔ جشن

اتفاق سے یہی دن نویں ترتھنکر شری شیتل ناتھ جی مہاراج کا جنم دن ہونے کے باعث ایک بڑا کلیانک دن ہے۔ عرصہ دراز کے بعد گئی مشکلات عبور کر کے اِس مبارک دن آچاریہ پدوی کے ہونے کو لوگوں نے نیک شگون خیال کیا۔ اور بہت شادماں ہوئے۔ پالی تانہ نگر میں صبح ہی سے جوش کے شادیانے بجنے لگے ہزاروں مرد و زن بچے اور بوڑھے مسرت کے عالم میں اِدھر اُدھر جھومتے پھرتے تھے۔ جین مندروں میں مہوتسو ہو رہے تھے۔ سیٹھ لوگوں نے ہر طرح کا خاطر خواہ انتظام ذرا سی دیر میں کر دیا۔ وہ جتیوں کی طرف سے ہونے والے خطرات سے بخوبی واقف تھے اِس لئے راجہ مان سنگھ سے بلکہ انھوں نے ہر طرح کا شور و شر مٹانے کا اچھی طرح بندوبست کر لیا تھا۔ شہر میں راجہ مان سنگھ کی طرف سے اعلان کر دیا گیا تھا کہ ٹھاکر صاحب کا حکم ہے کہ آچاریہ پدوی کی رسوم کو بلا رکاوٹ ہونے دیا جائے۔ اگر کوئی متنفذ شور و شر یا دنگہ فساد کرے گا وہ گرفتار کیا جائے گا۔ اور سخت سزا پائے گا۔ ہر طرف آپ کی تعریف اور شہرت کو سنکر کسی جتی کا حوصلہ نہ ہوا کہ وہ مداخلت کرے۔ اُنھوں نے ایسی خاموشی اختیار کی۔ کہ اس دن کسی نے اپنے ڈیرے سے باہر قدم نہ رکھا۔ چہ جائیکہ شور و شر کریں۔ نرسی کیشو جی کی دھرم شالہ میں لوگوں کا اِس قدر ہجوم تھا۔ کہ کہیں تل دھرنے کو جگہ نہ تھی غرض جے کاروں کے درمیان آپ کو آچاریہ پدوی سے مزین کیا گیا۔ آپ کا نام آنند وجے سے بدلکر جین آچاریہ ۱۰۰۸

شرمید وجے آنند سوری جی ہو گیا۔

آچاریہ پدوی کے بعد آپ چند روز پالی تانہ میں قیام پذیر رہے۔ اور روزمرہ لوگوں کو بے نظیر دھرم اُپدیش سے مستفید کرتے رہے۔ روز بروز باہر سے آئے ہوئے لوگ واپس جانے لگے۔ روانگی سے پیشتر وہ سب آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر دھارمک زندگی بسر کرنے کے لئے کوئی نہ کوئی نیم لینے کی درخواست کرتے تھے آپ ہر ایک کی طاقت اور لیاقت کے مطابق اُسے متبرک تیرتھ کے مقام پر پریتگیا کرنے کو فرماتے تھے۔ اکثر لوگ کھانے پینے کے متعلق تھوڑی بہت تپسیا کا نیم کرتے تھے آپ ہر ایک موقع کے مطابق جتلاتے تھے کہ کھانے کی اشیاء محدود کرنے اور تپ کرنے کا نیک پھل ہے۔ مگر دیکھنے میں آیا ہے۔ کہ بہت سے لوگ محض رسم کے طور پر اِس قسم کے نیم لیتے تھے دراصل مُدعا خواہشات کو محدود کرنا ہے۔ اِنسانی خواہشات لامحدود ہیں یہی ناک کان آنکھ زبان وغیرہ اندریوں کو چنچل اور بے لگام بناتی ہیں۔ تب کرودھ۔ مان۔ مایا۔ لوبھ وغیرہ کشائے جو آتما کے بڑے دشمن ہیں انسان پر غلبہ پا لیتے ہیں۔ اُن پر قابو پانے کے لئے ہی خواہشات کو حتی الوسع کم کرنے پر زور دیا گیا ہے ہر ایک کے لئے یہ لازم نہیں کہ اِس قسم کا نیم لیں جو زیادہ سمجھدار ہیں اُنھیں شیل برت۔ پری گرہ برت وغیرہ کا نیم لینا چاہئیے۔ اِس قسم کے اُپدیشوں کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ چند ایک شراوک شراوکاؤں نے برہمچریہ برت کا نیم لیا۔ سیٹھ پوپٹ بھائی کھمبایت نواسی نے پری گرہ برت کا نیم لیا اور اقرار کیا کہ وہ مقررہ

رقم سے زیادہ دھن اپنے پاس نہ رکھیں گے۔ اور اُس سے مزید جو کچھ کمائیں گے۔ وہ دھرم میں خرچ کر دیں گے۔ چنانچہ سیٹھ صاحب نے اپنی زندگی میں لاکھوں روپئے محض اِس نیم کی وجہ سے دان کئے۔ سیٹھ انوپ چند نے لکھنے پڑھنے کا ابھیاس رکھنے کا نیم لیا۔ چند روز قیام کے بعد آپ نے سینکڑوں آدمیوں کے ہمراہ پالی تانہ سے بہار کر دیا۔

"جین آچاریہ شری بدھی وجے آنند سوری جی کا دیش گجرات میں آخری دھرم اُپدیش"

آپ ایک جین آچاریہ کی اہم ذمہ داریوں سے بخوبی واقف تھے چتربدھ سنگھ یعنی سادھو۔ سادھوی۔ شراوک۔ شراوکا کا سرتاج بنکر سکل سنگ کی ایک زبردست عالم مدبّر اور ریفارمر کی طرح رہنمائی کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ بھگوان مہاویر سوامی جی کے عطیہ سچائی اور اہنسا کے مشن کو اشاعت دینا اور جین دھرم کی اشاعت عوام الناس پر آشکار کرنا ایک زبردست شخصیت ہی کا کام ہے۔ بھگوان مہاویر سوامی کے بعد جمبو سوامی۔ سودھرماں سوامی۔ سمبھوتی وجے جی۔ بھدر باہو سوامی جی جیسے شرت کیولیوں نے آچاریہ پد کو زینت دی ہے۔ بھگوان مہاویر سوامی جی کے جانشینوں کی فہرست میں شری یشو بھدر سوری۔ شری کالکا آچاریہ۔ شری ہیم چندر آچاریہ۔ شری ہیر وجے سوری جی جیسے پربھاؤ شالی آچاریہ ہوئے ہیں جن آچاریوں کی طویل فہرست شری بدھی وجیانند سوری جی نے نہایت محنت اور جانفشانی سے تیار کر کے جین مت برکش کی شکل میں شائع کی ہے۔ چند مشہور و معروف جین آچاریوں کے کارہائے نمایاں کا مختصر ذکر آپ نے اپنی مشہور تصنیف جین تو آدرش کے بارھویں باب میں کیا ہے۔ آپ اپنی بے نظیر ذہانت۔ قابلیت

اور شخصیت کل شری سنگھ پر اچھی طرح ظاہر کر چکے تھے ۔ آپ پوری
پد کے لئے موزوں شخص تھے ۔ اور شری سنگھ کے برگزیدہ آدمیوں
نے پالی تانہ جیسے پوتر مقام پر آچاریہ پدوی کے لئے آپ کو منتخب
کر کے عوام کی دلی خواہشات کو پورا کر دیا ۔ پنچم کال میں آچاریہ سب
سے بڑا درجہ ہے جو ایک جین سادھو حصول نجات کے راستہ
میں حاصل کر سکتا ہے ۔ ایک جین آچاریہ جتنا زیادہ عزت کا مستحق
ہے اتنا ہی زیادہ اس کے سر پر ذمہ واریوں کا بوجھ ہے ۔ آپ کو
اپنے فرائض کا اچھی طرح احساس تھا ۔ یوں تو دکھشا دھارن کرنے
کے دن سے ہی آپ ویر بھگوان کے سچائی کے مشن کی اشاعت
میں کوشاں تھے ۔ اور استیہ کو تیاگ کر ستیہ کے پرچار میں
جان تک نثار کر دینے کو تیار تھے لیکن آچاریہ پدوی حاصل کرنے کے
دن سے آپ اپنے نیک کام میں اور بھی زیادہ سرگرمی اور تن
دہی سے مشغول ہو گئے ۔ جو شخص جین دھرم سے کچھ واقفیت رکھتے
ہیں ۔ وہ اچھی طرح جانتے ہیں ۔ کہ جین دھرم کا سادھو ایک طرف
قربانی اور ایثار نفسی کی بے نظیر مثال پیش کرتا ہے ۔ اور دوسری
طرف جین دھرم کی اشاعت کے لئے جگہ جگہ اپدیش دے کر
لوگوں کی راہبری کرتا ہے ۔ آوارہ سادھوؤں کی طرح نہ وہ اپنے
پاس زر ہی رکھ سکتا ہے نہ زن اور نہ زمین ۔ وہ پانچ مہابرت
کا دھارک ہے یعنی پانچ پاپ اہنسا ۔ جھوٹ ۔ چوری ۔ وشے
سیون پری گرہ وغیرہ سے قطعی گریز کرتا ہے ۔ برہمچریہ برت
کا پالن اس کے لئے لازمی ہے ۔ جین آچاریوں نے سادھو